لَا رَيْبَ

لَارَیُب

عبدالمجید چٹھہ

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: *nastalique@yahoo.com*

نٓ وَالقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝

القران

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ھیں

مصنف : عبدالمجید چٹھہ
سرورق : عبید
باراوّل : ۲۰۱۲ء
کمپوزنگ: التمش مبین
0321-4730769
مطبع : حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور
قیمت : ۲۰۰ روپے
بیرون ملک : ۲۰ امریکی ڈالر

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: *nastalique@yahoo.com*

انتساب

اپنے والد محترم **محمد شریف چٹھہ** (مرحوم)

اور

والدہ محترمہ **حمیدہ شریف چٹھہ** (مرحومہ)

کے نام

آسماں ''ان کی'' لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نو رُستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
(اقبالؔ)

انتساب......۲

پاکستان کی پہچان

مردِحر **ڈاکٹر عبدالقدیر خان**

کے نام

قیس سا پھر نہ ہوا کوئی بنی عامر میں
فخر ہوتا ہے گھرانے کا سدا ایک ہی شخص
(حالیؔ)

فہرست

نیک جذبوں کا خوشنما شاعر — اقبال راہی ، ۱۱

نعت کا موسم — حسن عباسی ، ۱۳

حمد باری تعالیٰ ، ۱۹

حمد باری تعالیٰ ، ۲۱

دُعا ، ۲۲

دُعا ، ۲۴

دوشعر ، ۲۶

دوشعر ، ۲۷

نعت رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، ۲۸

نعت رسولِ اقدسؐ ، ۳۰

میں کہ مفلس نہیں بے سہارا نہیں ، ۳۲

مدینے کو دل میرا جانے لگا ہے ، ۳۴

ہے ابھی تک یاد ہم کو وہ مدینے کی فضا ، ۳۶

اے زندگی حضوؐر کے قدموں میں جا بسو ، ۳۸

زمیں آسماں جن کے صدقے بنے ہیں ، ۴۰

دیکھا ہے جہاں سو بار مگر ، ۴۲

بھکاری بن کر آیا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں ، ۴۵

بسے جو آنکھوں میں آقاؐ کی چاہت مانگ لیتے ہیں ، ۴۷

قرآن ملا ہم کو کہ تفسیر ملی ہے ، ۴۹

مرا نعت لکھنا تو کام آ گیا ہے ، ۵۱

سر بریدہ ہو گیا ہے ہر شجر ، ۵۳

سب حکمراں جہاں کے بن کر فقیر آئے ، ۵۵

ہم اندھیروں میں تھے روشنی مل گئی ، ۵۷

مرے گھر میں اندھیرا ہے مری سرکارؐ آ جائیں ، ۵۹

غم کی گھٹا ہے چھائی مدنی مدینے والے ، ۶۱

غم زندگی کے آؤ سنائیں حضوؐر کو ، ۶۳

جن کی وفا بے عیب ہے حبِ نبیؐ اُن کو ملی ، ۶۵

جو دیکھتا ہوں مقدر کو آبگینے میں ، ۶۶

ہوا جو مدینے سے آنے لگی ہے ، ۶۸

دریچے اپنے گھر کے میں کھلے رکھتا ہوں خواہش ہے ، ۷۰

اے خاکِ مدینہ تری عظمت ہے بہاری ، ۷۲

کیا بات مدینے کی کفِ خاک کہے گا ، ۷۴

میں مدینے سے آ تو گیا ہوں، دل وہاں سے نکلتا نہیں ہے ، ۷۶

درِ رسولؐ ملا لذتِ آشنائی ملی ، ۷۸

کاشانۂ حضورؐ پہ حاضر ہوئے جو ہم ، ۷۹

آقاؐ نے سخن میرا ثمر بار کیا ہے ، ۸۱

اُٹھتی ہے میری نظر جب گنبدِ خضریٰ کی سمت ، ۸۳

اپنے ہی بھلے ہیں نہ کہ اغیار بھلے ہیں ، ۸۵

مدینے پاک کی راتوں پہ دن کا ہی گماں ہوگا ، ۸۷

چلو بازارِ طیبہ میں کہیں بے مول بکتے ہیں ، ۸۹

تاجدارِ حرم بادشاہِ زمن، ہم غریبوں کے دل میں رہا کیجیے ، ۹۱

میں نہ جاؤں گا مجھے یہ کہہ گیا ، ۹۳

کیا دلنشین ذات ہے میرے حضورؐ کی ، ۹۴

بادِ صبا نبیؐ سے میرا حال تو سنانا ، ۹۶

مقامِ بندگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانیں ، ۹۷

طبیبو! فکر مت کرنا ذرا تم میری آہوں کی ، ۹۸

حسن حضورؐ سے ہی چہروں پہ حسن آیا ، ۱۰۰

غریبوں کا سہارا تو نبیؐ کا ہی گھرانہ ہے ، ۱۰۲

دل میں حُبِ نبیؐ موجزن ہے مرے ، ۱۰۴

طیبہ سے اِک جہان لایا ہوں ، ۱۰۶

بن کے سائل مدینے میں آیا تھا میں ، ۱۰۸

جو دل میں میرے آقاؐ کی محبت کو بساتے ہیں ، ۱۱۰

جنت سے بھی حسین ہے طیبہ کی ہر گلی ، ۱۱۱

راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں دن جیسے خواب میں ، ۱۱۳

پلکوں کی جھونپڑی میں بھی دل کا غبار تھا ، ۱۱۵

جب چلا دشت کو والی تو زمیں کانپی تھی ، ۱۱۷

ہمارے حسینؓ ہیں ، ۱۱۹

ہاں ذکرِ محمدؐ مرا عنوان ہوا ہے ، ۱۲۰

قرآں بتا رہا ہے جو اطوارِ مصطفیؐ ، ۱۲۲

محمدؐ کی غلامی پہ مرا دل ناز کرتا ہے ، ۱۲۳

جو عشقِ محمدؐ میں گرفتار ہوا ہے ، ۱۲۵

بہت خوبصورت نبیؐ کا حرم ، ۱۲۷

نیک جذبوں کا خوشنما شاعر

نعت گوشعرا میں جہاں محترم حفیظ تائب مرحوم، ریاض حسین چوہدری، راجہ رشید محمود، محمد علی ظہوری، مظفر وارثی کا نام جگمگا رہا ہے وہاں ایک نام جناب عبدالمجید چٹھہ کا بھی ہے۔ اُن کے ہاں مذکورہ شعرا کی طرح خوب صورت آہنگ، نیک جذبوں اور حقیقی عشق کے جگنو چمک رہے ہیں۔ چٹھہ صاحب تعلیم کے شعبے سے منسلک ہیں۔ جو روشنی ان کے قلب میں مقیم ہے وہی وہ نونہالوں کے ذہن میں منتقل کرنے کا احسن فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ نعت کے میدان میں خود کو سرگرم عمل رکھنا اس دورِ ناہموار میں کسی معجزے سے کم نہیں۔ یہ اعجاز اللہ تعالیٰ نے عبدالمجید چٹھہ کو عطا کیا اور وہ اپنے اس اعزاز پر مسرور ہیں۔ اس عنایت کا ہی پرتو ہے کہ عبدالمجید چٹھہ کا ہر شعر عشق رسول کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہ دیارِ رسولؐ کی جو منظر کشی کرتے ہیں وہ عقیدت کے زینے اور حقیقت نگاری کی منزل کی خبر دیتی ہے۔ اس سے پیشتر اُن کی چار کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ''لاریب'' ان کی پانچویں کتاب ہے۔ کتاب کیا جواہر پارے ہیں جن کے حرف حرف میں تجلی کی کرنیں اور عقیدت کی مہک بسی ہوئی ہے۔ وہ شعر اس روانی سے کہتے ہیں کہ اتنی جلدی گفتگو

بھی نہیں کی جا سکتی۔ یہ کمال بہت کم لوگوں کو حاصل ہے اس سے زیادہ خوش قسمتی کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ عبدالمجید چٹھہ کا نام بھی اس فہرست میں شامل ہے۔ چٹھہ صاحب خوش فکر بھی ہیں، خوش گلو بھی ہیں اور سچے عشق رسولؐ کے حوالے سے خوش نصیب بھی۔ وہ اچھے انسان ہیں اور انہیں اچھا کہنا مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے۔ وہ علم دوست بھی ہیں انسان دوست بھی اور ادب دوست بھی۔ اُن سے میری نیازمندی کا حوالہ مضبوط بھی ہے، مستحکم بھی اور خوش نما بھی۔ میں ان کی سلامتی ترقی و کمال اور درازئ عمر کے لیے حسب سابق دُعا گو ہوں۔

اقبال راہی

مدیر گوشہ ادب

ماہنامہ تارکین وطن

۶۹۔ کشمیر بلاک اقبال ٹاؤن، لاہور

۴ جنوری ۲۰۱۲ء

نعت کا موسم

عبدالمجید چٹھہ سے میری جب بھی ملاقات ہوئی ایک عاشق رسولؐ سے ملاقات ہوئی۔ ان کی آنکھوں کی جھیلوں میں ہمیشہ میں نے نعت کے پھول تیرتے دیکھے ہیں۔ بہت سے نعت گوشعراء سے ملاقات رہا کرتی ہے مگر عبدالمجید چٹھہ کی ہر بات نعت سے شروع ہوتی اور نعت پر ہی ختم ہوتی ہے۔ بات کونعت بناتے بناتے اب انہوں نے اپنی ذات کونعت بنالیا ہے۔ جب ذات نعت بن جائے تو پھر بات بن جاتی ہے ورنہ صرف بات بنانے سے تو بات نہیں بنتی۔

عبدالمجید چٹھہ کے اندر نعت کا موسم ٹھہر گیا ہے۔ نعت کا موسم عطا کا موسم ہوتا ہے یہ عطا ہی تو ہے کہ پانچ نعتیہ مجموعے اُن کے سینے سے چشموں کی طرح بہہ نکلے ہیں ورنہ نعت کا ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا جاسکتا۔ اس بات پر ہر نعت گو عاشق رسولؐ کا ایمان ہے۔

نعت کی بھی دھوپ چھاؤں ہوا کرتی ہے۔ میں نے اس دُھوپ چھاؤں میں عبدالمجید چٹھہ کو مصرعہ مصرعہ دیکھا ہے۔ کبھی روضہ رسولؐ کے احاطہ میں آنسو آنسو اور

کبھی روضے کی جالیوں کے پاس خوشبو خوشبو۔

مجھے نہیں لگتا یہ عبدالمجید مانگا منڈی کے کسی اسکول میں پرنسپل ہیں یا لاہور میں کہیں رہائش پذیر ہیں۔ میں تو جب بھی اُن سے ملا ہوں یوں لگتا ہے جیسے وہ مدینے سے آئے ہیں اور ابھی اُٹھ کر مدینے چلے جائیں گے اس لیے جب وہ اُٹھ کے جانے لگتے ہیں تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں میرے لیے بھی دُعا کرنا۔ میری یہ التجا سن کر وہ سب کے لیے دعا کرنے لگتے ہیں۔ اُن درویشوں کی طرح جو یہ بات جانتے ہیں کہ ''سب'' میں اُن کی اپنی ذات بھی شامل ہے۔ مجھے عبدالمجید چٹھہ کی آنکھوں پر رشک آتا ہے ان آنکھوں نے خواب میں میرے آقاؐ کی زیارت کی ہے اس لیے میں ان کی زیارت کرتا ہوں۔ یہ زیارت کا سلسلہ بڑا عجیب ہوتا ہے۔ کبھی منزل پر پہنچ کے بھی نہیں ہوتی اور کبھی گھر بیٹھے بیٹھے ہو جایا کرتی ہے۔ عبدالمجید خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے گھر بیٹھے بھی زیارت کی ہے اور منزل پر پہنچ کر بھی۔ ایک نعت گو میں جو اوصافِ حمیدہ ہونے چاہئیں عبدالمجید چٹھہ کی ذات اُس کا نمونہ ہے۔ وہ صاف شفاف دل رکھنے والے بلکہ اس دل میں اُمت محمدی کا درد رکھنے والے انسان ہیں۔ محبت اور خلوص کا پیکر ہیں۔ انتہائی ملنسار، بااخلاق اور باحیا ہیں۔ صدقۂ جاریہ کی طرح چہرے پہ مسکراہٹ ہر وقت پھیلی رہتی ہے۔ ایسے لوگ زمین کا بوجھ ہلکا کرنے والے ہوتے ہیں اُن کو دیکھ کر رب ہی نہیں بلکہ اُس کا محبوب بھی یاد آتا ہے۔

حمد و نعت کو فن کے پیمانوں پہ نہیں عشق و محبت کے پیمانوں پہ پرکھنا چاہیے۔ عبدالمجید چٹھہ کا فن نعت گوئی بھی عشق و محبت کے پیمانوں پہ پورا اُترتا ہے۔ وہ اپنا سارا کلام مکمل عاجزی اور انکساری سے دربار رسالت میں لے کر کھڑے ہوئے ہیں

اور اُن کا دامن ہے کہ شرمندگی کے اشکوں سے بھیگا ہوا ہے۔

عبدالمجید کو رب العزت نے نہایت خوبصورت اور دلربا آواز بھی عطا کی ہے۔ اپنی دلنشیں آواز میں جب وہ نعت پڑھتے ہیں تو محفل کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ نعت گوئی سے اُن کا مقصد نہ تو دُنیاوی شہرت ہے اور نہ ہی روپیہ کمانا۔ آج کل جس طرح نعت خواں حضرات پر فضلِ ربی ہے اگر عبدالمجید چٹھہ چاہتے تو شہرت اور دولت کے ساتھ ہر ہفتے عمرے کا ٹکٹ بھی حاصل کر سکتے تھے کیونکہ وہ صرف نعت گو شاعر ہی نہیں بالکل باکمال نعت خواں بھی ہیں مگر انہوں نے عشقِ رسولؐ کو اپنی منزل بنایا اور درحقیقت عبدالمجید چٹھہ کامیاب ہیں کیونکہ حقیقی کامیابی تو یہی ہے۔ اس معاملے میں وہ اتنے محتاط ہیں کہ انہوں نے کبھی کسی ایوارڈ کے لیے اپنی کتب نہیں بھیجیں۔ میں نے جب بھی اُن سے ذکر کیا اُن کا ہر بار ایک ہی جواب تھا ''مجھے اگر کوئی ایوارڈ چاہیے تو آقا کے دربار سے چاہیے۔'' فی زمانہ ایسے لوگ کمیاب ہیں اور جو ہیں وہ غنیمت ہیں۔

عبدالمجید چٹھہ کی نعت درخواست ہے، التجا ہے، آنسو ہے، وہ لفظوں کے کشکول اُٹھائے دربارِ رسالت میں کھڑے ہیں۔ قبولیت کی گھڑی کے منتظر۔ مجھے اُمید ہے کہ اُن کی نعت کو سرکارِ دو عالمؐ کے حضور شرفِ قبولیت بخشا جائے گا۔ کیونکہ اُن کے جذبوں میں رتی برابر کھوٹ شامل نہیں۔

ذیل میں اُن کی کتابوں سے میں ایک انتخاب نذرِ قارئین کرنا چاہتا ہوں۔

سیرتِ رسولؐ پاک کی راہِ نجات ہے
حُبِّ رسولؐ ہی تو متاعِ حیات ہے

جو شخص مدینے کی محبت میں جیے گا
اس شخص کی بخشش کا زمانے کو یقیں ہے

نازاں ہے جس پہ خلد وہ طیبہ کی دھول ہے
سارے جہاں سے اعلیٰ تو شہرِ رسولؐ ہے
عشقِ نبیؐ کو قلب و نظر میں بسا کے رکھ
بن حُبِّ مصطفیٰؐ تیرا جینا فضول ہے

ضیائے نورِ محمدؐ ہی ہر طرف پھیلی
فلک پہ آئے قمر کا کوئی کمال نہیں

مجیدؔ سارا زمانہ ہے ان کے سائے میں
میں کیسے کہہ دوں کہ اُن کو میرا خیال نہیں

ہو حاضری جس شخص کی سرکارؐ کے در پر
بن جاتا ہے وہ شخص ثناء خوانِ مدینہ

نعت لکھے بنا کوئی چارہ نہیں
اس سمندر کا دوجا کنارا نہیں

هم مجید اُن کے قدموں کی ہیں دُھول بس
اور کوئی ہمارا سہارا نہیں

کوئی بے سہارا سمجھتا ہے کوئی کہتا ہے کہ غریب ہے
مجھے مل گئی ہے وہ چاکری جو کسی کسی کا نصیب ہے

اُلجھ کر رہ نہ جانا تم زمانے کی محبت میں
اگر طیبہ سے اُلفت ہے تو پھر سب کچھ تمہارا ہے

نعلین پا کا سایہ اُترا ہوا ہے دل میں
یہ دل دھڑک رہا ہے بس اُن کے ہی بھرم سے

مجھے اُن خوش نصیبوں پر بہت ہی پیار آتا ہے
نظر جن کی نبی اقدسؐ کے چہرے پر پڑی ہوگی

سامنے ہو مجیدؔ گنبد سبز
دامن اشکوں سے اپنا تر کر لیں

ان کا کرم ہوا تو ستم بھول جائیں گے
دنیا نے جو دیے ہیں وہ غم بھول جائیں گے

تمنا کیسی سمٹ آئی میرے سینے میں
کہ رات مکے میں گزرے گی دن مدینے میں

زمیں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا
ثناء خوانِ محمد کا لحن میلا نہیں ہوتا
حضور اپنی تمنا ہے بنے مدفن مدینے میں
بسیرا خاک میں کر لوں کفن میلا نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ عبدالمجید چٹھہ کو اسی طرح ذکر مصطفیؐ بلند کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین

حسن عباسی

لاہور

حمد باری تعالیٰ

مالکِ ہر جہاں تُو بڑا مہرباں
میرے دل میں ہے تو ہے تو ہی انس جاں

سنگِ عِصیاں سے دامن بھرا ہے میرا
صدقے محبوبؐ کے بخش دے میری جاں

ہم گُنہگار ہیں ہم سیہ کار ہیں
ماسوا اب ترے در کے جائیں کہاں

ہم پہ ہو اب کرم دُور ہوں سارے غم
ختم ہو جائے اب سب کی آہ و فغاں

زندگی یہ مری بندگی ہے تری
بن سکے اس زمیں پر حسیں کہکشاں

خالی ہاتھوں میں اب اے جہاں بھر کے رب
اب تھما دے خودی کی تُو تیغِ فساں

خالقِ دو جہاں تجھ سے ہے التجا
سر پہ پھیلا دے تو فضل کا سائباں

حمد باری تعالیٰ

دن جو غُربت میں اذیّت سے گزارے میں نے
اے خدا پائے ہیں تیرے ہی سہارے میں نے

تیرے محبوبؐ کی اُلفت مری چاہت ٹھہری
انؐ کے صدقے میں نصیب اپنے سنوارے میں نے

میرے مسکن پہ خدا تیری ہی رحمت برسے
نقشِ نعلین کے ٹانکے ہیں ستارے میں نے

نظریں اور ہاتھ فقط تیری طرف اُٹھتے ہیں
کبھی سوچا ہی نہیں اور کے بارے میں نے

تیری رحمت سے منافع ہی بنے میرے لیے
زندگی بھر میں کیئے جتنے خسارے میں نے

دُعا

گُناہوں کی دلدل مری زندگی ہے
اُمیدوں کی ناؤ بھنور میں گھِری ہے

مری رُوح کو اپنی خُوشبو سے بھر دے
اِسی جستجو میں ازل سے کھڑی ہے

تُجھے واسطہ ہے تری عظمتوں کا
مٹا دے وہ مشکل جو مجھ پر پڑی ہے

اے ربِّ جہاں میرے غم تو مٹانا
مری زندگی کی تمنا یہی ہے

مجھے ہر قدم پہ جفا گھیرتی ہے
وفا نے کہیں پر تو چُپ سادھ لی ہے

تہی ہیں فضائیں یہاں نغمگی سے
صدائے محبت میں بھی تشنگی ہے

خدایا کرم کر کہ آقاؐ کی اُمّت
ترے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی ہے

مرے مولا میری دُعاؤں کی چادر
تری رحمتوں سے بھری ہی پڑی ہے

دُعا

ربِّ جلیل مجھ کو بھی فتنوں سے تُو بچا
غم کی ہوائیں چل پڑیں بُجھنے لگا دِیا

اُٹھتے ہیں میرے ہاتھ تو تیرے حضُور ہی
مانگوں دُعائیں تُجھ سے ہی سنتا ہے تو دُعا

صدقے میں تیری ذات کے غم سے نجات ہے
ملتی ہے ہر مرض میں مجھے تُجھ سے ہی شفا

موجِ نفس ترے ہی اشاروں پہ چلتی ہے
آہوں سے سسکیوں کے تو منجدھار سے بچا

جورو جفا کے راستوں سے ہم کو دُور رکھ
جن راستوں پہ ربّ میرے تیرا غضب ہوا

دن رات اب مجیدؔ کا بس کام ہے یہی
نعتِ نبیؐ ہے لب پہ تو دل میں تیری ثنا

دوشعر

دیکھتا ہوں اِک حسیں کو مکّہ کے بازار میں
جو کمر پر اُونٹنی کی عجز سے جھک جاتا ہے

جب مجیدؔ آتی ہے یاد اُنؐ کی مجھے تنہائی میں
چشمِ تر میں آنسوؤں کا قافلہ رُک جاتا ہے

دو شعر

نعت کہنا ہے شاعری کا حُسن
شاعری اِس بنا ادھوری ہے

نعت کہنے کا وصف کیا جانے
تو نہ تائبؔ نہ تو ظہوریؔ ہے

نعت رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہارو! مرے گھر کے آنگن میں آؤ
میں آقاؐ کی محفل سجانے لگا ہوں
ہواؤ! ذرا دھیرے دھیرے گزرنا
میں خوشیوں کی شمعیں جلانے لگا ہوں

نہیں ہے سہارا سوا اُنؐ کے کوئی
دُکھوں کا مداوا سوا اُنؐ کے کوئی
خبر ہو نہ جائے زمانے کو میری
میں چُھپ چُھپ کے آنسو بہانے لگا ہوں

زمانہ خدارا نہ ہم کو ستائے
سمجھ کر بھکاری نہ ہم کو رُلائے
حضورؐ اپنی رحمت نچھاور کریں گے
دریدہ ہی دامن بچھانے لگا ہوں

ضعیفی نے ڈھانپا مرے جسم و جاں کو
بتاؤں گا کچھ بھی نہ میں آسماں کو
مرے ہم نشینوں نہ دلگیر ہونا
میں زخموں سے پردہ اُٹھانے لگا ہوں

مدینے میں ہم تو تہی دست آئے
نبیؐ نے خزانے خدا کے لُٹائے
ستاروں سے جھولی مقدر نے بھر لی
میں نورانی کرنوں میں آنے لگا ہوں

حُبِ مصطفیؐ کی دُعا مانگتا ہوں
کرم کی مجیدؔ اب رِدا مانگتا ہوں
مرے گھر میں ہی تو حضورؐ آ رہے ہیں
لکھی ہیں جو نعتیں سنانے لگا ہوں

نعت رسولِ اقدسؐ

مجھے رحمتوں نے گھیرا، بادل جو غم کے چھائے
محبوبِؐ کبریا ہی، محبوبؐ بن کے آئے

میں تو کھڑا ہوا ہوں دنیا میں پورے قد سے
جب تھام لیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا گرا نہ پائے

وحشت ٹپک رہی تھی، تاریک زندگی میں
پھر آ کے مصطفیؐ نے کیا چاند ہیں لگائے

سرکارؐ کی بدولت، ہوئی آشنائی ربّ سے
جب آپؐ زندگی کی معراج بن کے آئے

سرکارؐ چل سکوں گا اِک گام میں نہ یاں سے
جائیں حضورؐ جائیں جبریلؑ مسکرائے

دُنیا میں تم مجیدؔ اب، بے آسرا نہیں ہو
چلتے ہو مجتبیٰؐ کے تم آج سائے سائے

❁

میں کہ مُفلس نہیں بے سہارا نہیں
دولتِ حبِ احمدؐ میرے پاس ہے
زندگانی سے ہوں کیوں پریشان میں
راحتِ حُبِ احمدؐ میرے پاس ہے

فسق کے پنجے گاڑھے یہاں دہر نے
مجھ کو تھاما ہے آخر نبیؐ نے مرے
چاہے مجھ کو گوارا کرے مت جہاں
چاہتِ حُبِ احمدؐ میرے پاس ہے

جان و دل جانِ جاں حُسنِ یوسفؑ کہاں
آپؐ کے نور سے ہیں یہ روشن جہاں
ماسوا اُنؐ کے کوئی معظم نہیں
عظمتِ حُبِ احمدؐ میرے پاس ہے

ذِکر اُس کا مری روح کا آئینہ
نام اُس کا مری زیست کا چاندنا
دِل کے سارے نہاں خانوں میں ہیں وہیؐ
اُلفتِ حُبِ احمدؐ میرے پاس ہے

مدینے کو دل میرا جانے لگا ہے
محبت کی محفل سجانے لگا ہے

رواں سُوئے طیبہ ہے دل دھیرے دھیرے
یہ بستی وفا کی بسانے لگا ہے

یہ تھا میرا ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے
مرے ہاتھوں سے اب یہ جانے لگا ہے

حقیقت میں تو ہے یہ اِک لوتھڑا سا
مگر مرتبہ کیا یہ پانے لگا ہے

یہ ہے دیدہ ور بے بہا مشکلوں کا
خوشی سے یہ نغمے سنانے لگا ہے

فِضا میں مدینے کی بستے ہیں جو بھی
جگہ ایسے لوگوں میں پانے لگا ہے

مجیدؔ آج ہے جن کے دم سے یہ دُنیا
یہ اُنؐ کو تصوّر میں لانے لگا ہے

ہے ابھی تک یاد ہم کو وہ مدینے کی فِضا
دیکھ کر آئے ہیں ہم بھی اُس گلی کا راستا

دن گزارے راتیں گزریں جو مدینے پاک میں
سایۂ دامانِ رحمت ہم کو طیبہ میں ملا

دور سے آنکھوں میں اُتری شکل گنبد پاک کی
دل جسے کہتا تھا اپنا وہ نہیں اپنا رہا

اتنی زُلفت اتنی چاہت خاکِ طیبہ سے ملی
جب نبیؐ کے شہر میں اُترا ہے اپنا قافلہ

گُلشنِ ہستی یوں مہکائے مہک سرکارؐ کی
لگتا تھا میرے لیے جنّت کا دروازہ کھلا

جب مجیدؔ اُس بارگاہِ ناز میں حاضر ہوئے
ٹھہرو منزل مل گئی ہے زیست سے اپنی کہا

❀

اے زندگی حضوؐر کے قدموں میں جا بسو
گر چاہتی ہو زندگی طیبہ میں جا رہو

روشن رہیں گے رات دن اُنؐ کے مدینے میں
مجھ کو بھی زیست مل گئی تم بھی یہی کہو

ہمسائیگی حضوؐر کی راس آئے گی تمہیں
مِلنا ہے گر حضوؐر سے طیبہ میں جا ملو

تو یادِ مُصطفیٰؐ میں بھی مصروف تھی یہاں
اب ذکرِ مجتبیٰؐ ذرا طیبہ میں جا کرو

ملنا تو ہے سکوں تمہیں آقاؐ کے دیس میں
پھر نورِ مصطفیؐ کے تم انوار دیکھ لو

صلِ علیٰ کے اسمِ گرامی پہ تم مجیدؔ
جان اپنی بیچ ڈالو یہ دل اپنا بیچ دو

❁

زمیں آسماں جن کے صدقے بنے ہیں
خدا شکر تیرا ہمیں وہ ملے ہیں

نوید اُنؐ کی آمد کی ملتی تھی سب کو
مگر وہ پیمبرؐ ہمارے ہوئے ہیں

ملی ہے غریبوں کو راحت وہاں سے
غریبی کے تھے چاک سارے سلے ہیں

گریزاں نبیؐ کی وفا سے رہے جو
گناہوں کی دلدل میں وہ جا گرے ہیں

چمن اُن کی چاہت کا دل میں لگا ہے
مودّت محبت کے غُنچے کھلے ہیں

سہارے نبیؐ کے جئے جا رہا ہوں
زمانے نے دھوکے عجب ہی دیے ہیں

خدا اب بسا دے مدینے میں مجھ کو
کہ دن زندگی کے ڈھلے ہیں ڈھلے ہیں

مجیدؔ اپنے آقاؐ کی نعتیں کہے جا
کرم تجھ پہ آقاؐ نے ایسے کئے ہیں

❀

دیکھا ہے جہاں سو بار مگر
دُنیا سے حسیں ہے طیبہ نگر

افلاک سے آتی ہے یہ صدا
آقاؐ کا حُسن ہے دیکھو جدھر

انسان کی باتیں کرتے ہو
آقاؐ سے وفا کرتے ہیں شجر

پُر نور نبیؐ کے چہرے سے
لیتے ہیں ضیاء یہ شمس و قمر

ہوگی وہ سوا دُنیا سے بھی
ہو جائے مدینے میں جو بسر

قدموں سے نہیں پلکوں سے چلو
کرو زیست یہاں طیبہ میں بسر

گنبد کے ہوں بیٹھا سایے میں
اے عمرِ رواں دھیرے سے گزر

عِصیاں کی سیاہی دُھلنے لگی
ہے جوش میں رحمت کا منظر

لگتا ہے مدینہ پیارا اِسے
جاتی ہی نہیں کہیں اور نظر

کبھی حمد و دُعا آقاؐ کی ثنا
کیسی ہے ادا ہے کیسا ہنر

بیٹھا ہوں مدینے کی راہ میں
ہے اُنؐ سے محبت کا یہ ثمر

دامن خوشیوں سے بھر لو مجیدؔ
دیتا ہے مدینہ برگ و ثمر

بھکاری بن کر آیا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں
میں کاسہ خالی لایا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

پرندے آتے دیکھے تھے مدینے کی فضاؤں میں
اُنہی کے ساتھ اُترا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

در و دیوار طیبہ کے میں آنکھوں میں بٹھاتا ہوں
محبت کا دریچہ ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

میں اپنے دل کی راحت کی دُعائیں ساتھ لایا ہوں
میں خوشیوں کو ترستا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

مرا آنگن بہاروں کو ترستا ہے ابھی مولاؐ
ادھورا سا میں رستہ ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

سُنہری جالیوں کے سامنے بیٹھوں اجازت ہو
میں اِک عاجز سا بندہ ہوں کرم سرکار فرمائیں

بٹھائے اپنے قدموں میں مرے آقاؐ مجھے رکھنا
میں افسردہ سا رہتا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

شمار آقاؐ کی رحمت کا مجیدؔ اب کر نہیں سکتا
یہ دامن بھر کے جاتا ہوں کرم سرکارؐ فرمائیں

بسے جو آنکھوں میں آقاؐ کی چاہت مانگ لیتے ہیں
نبیؐ اطہر کے چہرے کی لطافت مانگ لیتے ہیں

خدا کہتا ہے مانگو دوں گا تم کو جھولیاں بھر کر
چلو ہم ربّ سے آقاؐ کی محبت مانگ لیتے ہیں

دیارِ مجتبیٰؐ میں آج تک کوئی نہیں بھٹکا
وہاں تو ذرّے ذرّے سے ہدایت مانگ لیتے ہیں

مرے گھر کو شرارے زندگی کے کیا جلائیں گے
سنو! ہم گنبدِ خضریٰ سے راحت مانگ لیتے ہیں

سجا لوں سنگریزے اپنی پلکوں پہ مدینے کے
بِچھا کر دل کے دامن کو عنایت مانگ لیتے ہیں

زمیں سے آسماں تک رحمتِؐ عالم کا سایہ ہے
اسی سائے میں سائے کی حقیقت مانگ لیتے ہیں

سہارا آپؐ کا مل جائے تو دُنیا سے کیا لینا
نبیؐ اقدس کی اُلفت کی صباحت مانگ لیتے ہیں

کٹی ہے زندگی میری عنایت مانگتے رب سے
رہے گھر میرا دُنیا میں سلامت مانگ لیتے ہیں

قرآن ملا ہم کو کہ تفسیر ملی ہے
آقاؐ کے غلاموں کو یہ تقدیر ملی ہے

روشن ہیں جو افلاک پہ یہ چاند ستارے
ان کو بھی مدینے سے ہی تنویر ملی ہے

اوڑھا ہے بہاروں نے جو رنگوں کا یہ آنچل
ان کو بھی مدینے سے یہ تصویر ملی ہے

جاتے ہیں مدینے میں مدینے کے مسافر
اِن کو بھی مدینے سے ہی تطہیر ملی ہے

ہے ارضِ مُقدّس پہ بہاروں کا تسلسل
طیبہ کے مکینوں کو یہ جاگیر ملی ہے

خواہش تھی مری میں بھی کہوں نعت نبیؐ کی
مجھ کو مرے خوابوں کی ہی تعبیر ملی ہے

عالم کا جریدہ ہے مجیدؔ اپنی نظر میں
ہر اِک کو گواہی کی یہ تحریر ملی ہے

مرا نعت لکھنا تو کام آ گیا ہے
نبیؐ کا زباں پہ کلام آ گیا ہے

مری جُستجو تھی مدینے کی راہیں
محبت میں ایسا مقام آ گیا ہے

ہوا ذِکر جونہی نبیؐ محتشم کا
لبوں پہ درود و سلام آ گیا ہے

سناؤں کہانی میں کیا رنج وغم کی
مری چشم تر میں پیام آ گیا ہے

مرا دل بہاروں کا مسکن بنا ہے
مدینے کا اس میں قیام آ گیا ہے

نگاہیں لگی ہیں مدینے کی جانب
کہیں مصطفیؐ پہ، غلام آ گیا ہے

بنے گا مقدر سبھی کا مجیدؔ اب
مری مشکلوں کا تمام آ گیا ہے

سر بریدہ ہو گیا ہے ہر شجر
گدلے گدلے لگتے ہیں شمس و قمر

کیسے پہنچا ہے مری دہلیز پر
سطوتِ حق سے گریزاں تھا کُفر

بے بسی اپنی دکھائی ہے یہاں
کوہساروں نے زمیں کو چُوم کر

زینتِ ادراک مٹی ہو گئی
عقل سوئی ہے کہیں پہ بے خبر

تازگی پھولوں سے ایسے چِھن گئی
ہو گئے انسان سارے بے ہُنر

بھیک سے پیشانیاں بھی ماند ہیں
سوئی ہے غیرت کہیں چُپ سادھ کر

زاغوں سے گھبرا کے شاہیں چھپ گئے
چِھن گیا افلاک تو ہے دربدر

یا الٰہی! اب عنایت کیجیے
ہو گناہوں سے مرے صرفِ نظر

شب گریزاں ہے سحر کے نُور سے
روشنی سے جل گئے برگ و ثمر

ظُلمتِ انصاف سے لرزاں مجیدؔ
جا پڑا سرکارؐ کی دہلیز پر

سب حُکمراں جہاں کے بن کر فقیر آئے
قدموں میں مصطفیؐ کے سب نے ہیں سر جُھکائے

چوکھٹ ہے یہ نبیؐ کی دل گیر ہو نہ جانا
دامن میں ڈھانپ لیں گے یہاں رحمتوں کے سائے

ہر گام پہ ہیں قُدسی خدمت میں مجتبیٰؐ کی
اُونچی نہ ہوں نگاہیں نہ ہی سانس اُونچی آئے

بنتے ہیں غزنویؒ کچھ کچھ سعدیؒ بن گئے ہیں
بننا ہے جس نے جامیؔ وہ نصیب آزمائے

بھر آئیں گی مرادیں دامن پسارے رکھنا
مرے مصطفیؐ کے گھر سے کوئی نہ خالی جائے

پھولوں کی پنکھڑی سے ہے نرم خاک جس کی
خُلدِ بریں بھی اپنا اس میں نصیب پائے

قسمت مجیدؔ دیکھیں طیبہ کے باسیوں کی
روضہ حضوؐر کا ہے ہر آنکھ میں سمائے

ہم اندھیروں میں تھے روشنی مل گئی
مصطفیؐ مل گئے زندگی مِل گئی

شرک کی ہم المناک دلدل میں تھے
آئے آقاؐ تو پھر بندگی مل گئی

زندگی اپنے آنگن میں خاموش تھی
اِک نظر کیا پڑی ہر خوشی مل گئی

بولہب بوجہل کو ذلالت ملی
مصطفیؐ کی ہمیں رہبری مل گئی

اُن کا کعبہ بتوں کی تھی آماجگاہ
وہؐ جو آئے تو پاکیزگی مل گئی

ہم غریبوں کو اِک آسرا مل گیا
زندگی کو نئی زندگی مل گئی

نعت کہنا مجیدؔ اب مقدر بنا
مصطفیؐ کی تجھے چاکری مل گئی

مرے گھر میں اندھیرا ہے میری سرکار آ جائیں
تبسُّم کی ضرورت ہے ذرا غم خوار آ جائیں

سجائی ہے یہ محفل آپؐ کی خاطر مرے آقاؐ
نگاہیں منتظر ہیں آپؐ کی دِلدار آ جائیں

کفِ افسوس ملتے ہیں مدینے سے چلے آئے
وسیلہ ایسا بن جائے کہ ہم ہر بار آ جائیں

بُلاوے کے لیے ہیں منتظر ہم یارسول اللہؐ
اگر ہو اِزن تو ہم بھی یہاں سرکارؐ آ جائیں

لحد میں چھوڑ کر سب چل دیے کہتے ہیں مُردہ ہے
میں پھر سے زندہ ہو جاؤں یہاں اِک بار آ جائیں

بہت تاریک راہیں ہیں مجیدؔ اب منزلیں کیسی
ضعیف و ناتواں دل ہے مرے دلدارؐ آ جائیں

غم کی گھٹا ہے چھائی مدنیؐ مدینے والے
دِل دیتا ہے دہائی مدنیؐ مدینے والے

کہہ کہہ کے بے سہارا لوگوں نے ہم کو مارا
ہو جائے دِلربائی مدنیؐ مدینے والے

مُفلس ہوں ناتواں ہوں ویرانے میں پڑا ہوں
اب ختم ہو جُدائی مدنیؐ مدینے والے

سر پہ ہو دستِ شفقت بس اتنی آرزو ہے
مانگوں نہ میں خُدائی مدنیؐ مدینے والے

بن کر فقیر آؤں دامن کو بھی پساروں
طیبہ میں ہو گدائی مدنیؐ مدینے والے

میں کملی کالی دیکھوں روضے کی جالی دیکھوں
ہو میری بھی رسائی مدنیؐ مدینے والے

میرے رحیم آقاؐ میرے کریم آقاؐ
میری ہو دلنوائی مدنیؐ مدینے والے

غم زندگی کے آؤ سنائیں حضوؐر کو
حالِ دلِ تباہ بتائیں حضوؐر کو

آنکھوں میں بس گئے ہیں محبت کے سلسلے
وہ جانتے ہیں کیسے بتائیں حضوؐر کو

سمٹا ہے مشتِ خاک میں ایسے میرا وجود
کر دوں میں نذر ساری وفائیں حضوؐر کو

حُسنِ رسولِؐ پاک پہ یوسفؑ کو ناز تھا
دیتی ہے زندگی بھی دُعائیں حضوؐر کو

خوشیاں نمو پذیر ہیں قندیل کی طرح
پھولوں کی پیش کر دوں عبائیں حضوؐر کو

مانا مرے حضوؐر کو اُمت عزیز ہے
ہیں یاد کربلا کی جفائیں حضوؐر کو

آقاؐ سے اپنے دل کی کریں بات یوں مجیدؔ
اِک نعت مجتبیٰؐ کی سنائیں حضوؐر کو

جن کی وفا بے عیب ہے حُبِ نبیؐ اُن کو ملی
آنکھوں میں ہے حُسنِ نبیؐ اور ہونٹوں پہ ہے نغمگی

سائل بنے طیبہ کے جو بھرتے رہے دامن کو وہ
حزن و الم سے دُور ہیں کٹتی رہی بے چارگی

شاہِؐ اُمم شاہِؐ عجم ہے آپؐ ہی سے زندگی
ہم پہ کرم اے شاہِؐ دیں اے جان و دل اے زندگی

ہم دین سے ہیں بے خبر کیا ہو دُعاؤں میں اثر
صدقے مدینے پاک کے اب تو ملے آسودگی

جو دیکھتا ہوں مقدر کو آبگینے میں
زہے نصیب چلا آتا ہوں مدینے میں

میں روشنی تو کبھی ڈھونڈنے نہیں نکلا
یہ جانتا ہوں کہ ملتی ہے یہ مدینے میں

یہ موجیں بحر کی خود مجھ کو راستہ دیں گی
پڑی ہے نعتِ محمدؐ مرے سفینے میں

فلک پہ چاند ستارے ادب سے چلتے ہیں
مدینے آتے ہی بیٹھا زمن مدینے میں

بلائیں کاش مدینے کی مجھ کو مل جائیں
یہی تو ایک کمی ہے مرے خزینے میں

مجیدؔ تیرگی کیوں زندگی میں آئے گی
ہُوا ہے چاند منور ترے جو سینے میں

ہوا جو مدینے سے آنے لگی ہے
وہ احوالِ طیبہ بتانے لگی ہے

سندیسہ لیے آ رہی ہے فِضا میں
مدینے کے منظر دکھانے لگی ہے

تمہیں پیار کرتے ہیں طیبہ کے والی
محبت تمہاری ٹھکانے لگی ہے

میں ہوں سُرخرو نعت احمدؐ کے صدقے
مرے گھر سے خوشبو بھی آنے لگی ہے

زباں مل کے طیبہ سے آتی ہوا سے
نبیؐ کے ترانے سنانے لگی ہے

کچھ اس طور کھویا ہوں ذکرِ نبیؐ میں
نظر راہ طیبہ کی آنے لگی ہے

مجیدؔ اب تمنا تری اور کیا ہے
تری زندگی مُسکرانے لگی ہے

دریچے اپنے گھر کے میں کھلے رکھتا ہوں خواہش ہے
مدینے میں جو چلتی ہے ہوا اِن میں بھی آ جائے

یہ آنکھیں شہرِ اقدس میں ہی رہ جائیں تمنا ہے
فضا اس شہرِ اطہر کی ذرا ان میں سما جائے

بسیرا میرے دل میں ہے مرے آقاؐ کی یادوں کا
تمنا ہے بصارت میں مدینہ بھی سما جائے

مجھے طیبہ تو اپنی ماں کے دامن جیسا لگتا ہے
یہاں پر جو بھی آتا ہے نہ ہرگز وہ خفا جائے

میں کھو جاتا ہوں آقاؐ کے غلاموں کی وفاؤں میں
کبھی تو تُو ذمن اُن کی جھلک مجھ کو دکھا جائے

مجیدؔ اس شہر کی عزت رگِ جاں میں سمائی ہے
لباس اس اعلیٰ مٹی کا تن تقسیر پا جائے

اے خاکِ مدینہ تری عظمت ہے بہاری
دل تجھ پہ فدا ہے مرا اور جان بھی واری

تُو رحمتِ عالم کے جگر گوشوں کا گھر ہے
لیتی ہے پناہوں میں تجھے رحمتِ باری

نذرانے دیے کتنے وفاؤں کے جگر کے
اصحابؓ محمدؐ نے نظر تیری اُتاری

کونین کے آقاؐ کی جبیں تو نے ہے چُومی
اے ارضِ مقدس ہے تو جنّت سے بھی پیاری

تو رشکِ فلک اور تو سردارِ زمیں ہے
لیتے ہیں بلائیں تری سب نوری و ناری

تو رحمتِ عالم کی محبت کا صِلہ ہے
میں صدقے ترے جاؤں میں واری ترے واری

محتاج و غنی صاحب و چاکر کی محبت
مخلوقِ خدا چاہیے تجھے ساری کی ساری

❁

کیا بات مدینے کی کفِ خاک کہے گا
تحریر کو جو ربِ علا دے گا لکھے گا

ہے دل میں نگاہوں میں مری اوجِ مدینہ
ذرّوں سے مدینے کے مرا تاج بنے گا

توصیف بیاں آقاؐ کی میں کر نہ سکوں گا
ہونٹوں پہ مرے وِرد تو تاحشر رہے گا

لاریب تری خُلد پہ دنیا کی نظر ہے
در باعثِ ایجاد جہاں کا ہی بسے گا

سب لعل و گہر کانِ جواہر کے ہیں پُر عیب
پر دُرِّ عرب آنکھ کا تارا ہی رہے گا

اے ظُلمتِ شب اور کہیں کر لے بسیرا
یہ شہرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے تری کون سنے گا

آنکھوں میں مجیدؔ اپنی بسی خاکِ مدینہ
یہ رنگِ زماں کیسے اسے خیرہ کرے گا

میں مدینے سے آ تو گیا ہوں، دل وہاں سے نکلتا نہیں ہے
زندگی میری کھوئی ہوئی ہے، قافلہ دل کا چلتا نہیں ہے

ماسوا اُنؐ کے دل میں نظر میں، کوئی صورت سمائی نہیں ہے
روز و شب تو گزرتے ہیں میرے، وقت لیکن گزرتا نہیں ہے

ایسا لگتا ہے آنکھیں تو میری، رہ گئی ہیں مدینے کے اندر
لاکھ منظر ہیں جگ میں سہانے، کوئی آنکھوں کو جچتا نہیں ہے

پوچھتے ہیں سبھی لوگ مجھ سے، کیا مدینے کے بازار دیکھے
ایسا پرنُور اور شان والا، کوئی بازار سجتا نہیں ہے

پھر بلائیں گے آقاؐ مجھے تو، پلکوں کے بل میں جا کر ملوں گا
پھول خوشبو کا مہکے گا ایسے، جیسے کوئی مہکتا نہیں ہے

غمزدہ کی تو حسرت یہی ہے، بنے تربت مدینے میں میری
ماسوا اس تخیل کے میرے، کوئی ارماں سلگتا نہیں ہے

قلبِ عاجز کی حسرت یہی ہے، ہو مدینہ میں ہی اس کا مسکن
ماسوا اس تخیل کے دل میں، کوئی ارماں مچلتا نہیں ہے

آئے گا حشر میں جب بلاوا، شبنمی قطرے آنکھوں سے بہہ کر
اُنؐ کے قدموں میں ایسے گریں گے، کوئی تارا بھی گرتا نہیں ہے

جبر کے ظلم کے ضابطوں سے، اُنؐ کے صدقے رہائی ملے گی
دیکھتے ہو مجیدؔ اُنؐ کی جانب، ایسے کوئی بھی تکتا نہیں ہے

❀

درِ رسولؐ ملا لذتِؐ آشنائی ملی
وفا کے ساتھ مجھے چاہت انتہائی ملی

خیالِ شہرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کھویا رہتا ہوں
مجھے حضورؐ ملے ساری پھر خدائی ملی

حضورؐ آپؐ ملے دُنیا کو سکون ملا
گلوں کو حُسن ملا حُسن کو رُبائی ملی

جو دیکھا گنبدِ خضریٰ سنہری جالی کو
سکونِ قلب ملا غم سے پھر رہائی ملی

مجیدؔ اس سے سوا اور کیا مقدر ہے
ترے نصیب تجھے طیبہ کی گدائی ملی

کاشانۂ حضورؐ پہ حاضر ہوئے جو ہم
دیکھا ہمیں حضورؐ نے چھُوٹے تمام غم

عزت ملی حضورؐ کے دربان سے ہمیں
شفقت ملی رسولؐ سے کتنا ہے یہ کرم

عِصیاں کے کانٹے زیست کی شاخوں سے جھڑ گئے
ایسا سکوں ملا ہمیں جیسے نیا جنم

قدرت نے اپنے نُور کا جلوہ دکھا دیا
شہرِ رسولِؐ پاک میں آنکھیں ہوئیں جو نم

دل میں تڑپ تھی دید کی اور آنکھیں منتظر
راحت ملی مدینے کی گلیوں میں ہر قدم

نقشِ قدم حضورؐ کا ہم ڈھونڈتے رہے
آئی صدا کہ آپؐ کے دل پہ لگے ہیں ہم

جالی کے آگے جنبشِ مژگاں بھی بار تھی
بیٹھے رہے مدینے میں جیسے کنول تھے ہم

آقاؐ نے سخن میرا ثمربار کیا ہے
دل ہی تو نہیں گھر کو بھی گلزار کیا ہے

چلتی ہیں سرِ شام جو طیبہ کی فضا میں
اُن جیسی ہواؤں کا طلبگار کیا ہے

جس ارضِ مقدس سے لگے پاؤں نبیؐ کے
اُس ارضِ معطّر نے گرفتار کیا ہے

اِک روز چلا جاؤں گا میں پاک نگر سے
اس سوچ نے آنکھوں کو بڑا خوار کیا ہے

تھی تیرہ شبی دن کے اُجالوں سے گریزاں
اب شمس و قمر نے بھی مجھے پیار کیا ہے

دل تو ہے مجیدؔ اپنا یہ پھولوں کے نگر میں
ہر حال میں طیبہ کا طرفدار کیا ہے

اُٹھتی ہے میری نظر جب گنبدِ خضریٰ کی سمت
دل مرا یہ آپؐ کی دہلیز پہ سو جاتا ہے

ڈھونڈتا ہوں اس کو از حد مٹی کے تابوت میں
یہ ہے کہ طیبہ کی گلیوں میں کہیں کھو جاتا ہے

زخمی ہے پر شاداں سُوئے طیبہ گامزن
دھیرے دھیرے رُکتے رُکتے دل میرا تو جاتا ہے

میں تو ہوں یاں اجنبی پھر کیوں دیارِ مجتبیٰؐ
قریہ قریہ من میرا ہر گام پہ دو جاتا ہوں

یارسولِؐ محتشم جی آپؐ اس کو تھام لیں
لڑکھڑاتا گرتا پڑتا طیبہ ہی کو جاتا ہے

یاالٰہی! پنہاں رکھنا از نگاہِ مصطفیٰؐ
فردِ عصیاں دیکھ لیں گے ویراں دل ہو جاتا ہے

جب مجیدؔ آتی ہے یاد اُنؐ کی بھلے مسکین کو
ذرّہ ذرّہ میرے گھر کا مُشکبو ہو جاتا ہے

اپنے ہی بھلے ہیں نہ کہ اغیار بھلے ہیں
دیتے ہیں جو سایہ وہی اشجار بھلے ہیں

اُونچی ہیں کسی گھر کی منڈیریں تو غرض کیا
دامن میں جگہ دیں جو وہ گھر بار بھلے ہیں

پرعیش نظاروں کی تو رنگینی ہے بے کار
مجھ کو تو مدینے کے ہی بازار بھلے ہیں

دھتکار ہی دیتے ہیں جہاں والے جہاں میں
پر شہر مدینہ کے وفادار بھلے ہیں

گرداب میں لے جاتی ہے کشتی یہ جفا کی
ساحل پہ جو لے جائیں وہ پتوار بھلے ہیں

تاریک بنا دے گی جہالت کی سیاہی
آقاؐ کے مدینے کے ہی انوار بھلے ہیں

ہے مجھ کو یقیں روضۂ اطہر کے جلو میں
آ جائے اگر موت سیہ کار بھلے میں

مدینے پاک کی راتوں پہ دن کا ہی گماں ہوگا
اُٹھیں گی جس طرف نظریں سہانا ہی سماں ہوگا

خدا کھاتا ہے قسمیں آپؐ کے پرنور چہرے کی
مدثرؐ سا مزملؐ سا یہی چہرہ کہاں ہوگا

جُھکے گی یہ جبیں میری وہیں پہ جا کے سجدے میں
نبیؐ اقدس کے قدموں کا جہاں پر بھی نشاں ہوگا

حِرا سے ثور سے کعبہ سے پوچھو عظمتیں اُنؐ کی
مرے ذی شان احمدؐ کا ثناخواں یہ جہاں ہوگا

اُٹھا کر دیکھ لو تم بھی جریدے ساری دُنیا کے
بیاں شہرِ تقدس کا یہاں ہوگا وہاں ہوگا

درِ اقدس کی چوکھٹ سے مجیدؔ آیا نہیں خالی
تونگر ایسا ہوگا وہ کہ سب پر ہی عیاں ہوگا

چلو بازارِ طیبہ میں کہیں بے مول بِکتے ہیں
جُھکا کر اپنی نظروں کو کہیں پہ دل کو رکھتے ہیں

اگر ہم بِک گئے تو زندگی طیبہ میں گزرے گی
چلو آؤ خریدارو تمہاری راہ تکتے ہیں

غلامِ مصطفیٰ ﷺ بن کر مدینے ہم چلے آئے
نہ اندیشہ جفاؤں کا نہ اب غم ہی سلگتے ہیں

مدینے پاک کے سنگریزوں پر رُخسار رکھ دیں گے
یہ جا وہ ہے جہاں حضرت بلالؓ حبشی چلتے ہیں

چلے آؤ مدینے میں مدینے کی بہاروں میں
یہ وہ در ہے وفاؤں کے جہاں پر گُل مہکتے ہیں

مجیدؔ اب ذکر آقاؐ کا زباں پر یوں سجا لینا
کہ آخر رحمتِؐ عالم تری آنکھوں میں بستے ہیں

تاجدارِ حرم بادشاہِ زمن، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے
مقتدر محترم یا حسینؓ وحسنؓ، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے

شبنمی قطروں کا پیرہن زندگی، شب گریزاں ہوئی ہے یہاں بندگی
آ نہ جائے خزاں اے بہارِ چمن، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے

میں فضاؤں میں بکھری صدا بن گیا، چشمِ حسرت کی میں اِک ادا بن گیا
میری آنکھوں میں بستے ہوئے بانکپن، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے

زیست اپنی چھپی ظلمتوں میں یہاں، دیکھ پاؤں کہیں روشنی کا نشاں
بارِ عصیاں سے لرزاں ہے میرا بدن، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے

آپؐ کے در کے ٹکڑوں پہ پلتے ہیں ہم، اپنا دامن عطاؤں سے بھرتے ہیں ہم
دیکھ لیں آپؐ کو چاہیں کوہ و دمن، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے

وقت کے ہاتھوں اُجڑا زمانہ ہوں میں، بے کسی کا مجیدؔ اِک ترانہ ہوں میں
ختم ہو جائے گی میرے دل کی چبھن، سب غریبوں کے دل میں رہا کیجیے

میں نہ جاؤں گا مجھے یہ کہہ گیا
دل مرا دیکھو مدینے رہ گیا

سجدہ کرنے کو مدینے میں رہا
نور کی آخر تمازت سہہ گیا

اپنے دامن میں اُسے ہوں ڈھونڈتا
بن کے آنسو آنکھوں سے جو بہہ گیا

یہ زمانہ مات دینے آیا تھا
دیکھا اُن کا پیار تو پھر رہ گیا

یاد طیبہ والے کی دِل میں بسی
آنکھوں میں اِک نور تہہ در تہہ گیا

کیا دلنشین ذات ہے میرے حضوؐر کی
اُم الکتاب نعت ہے میرے حضوؐر کی

جھڑتے ہیں پھول آپؐ کی باتوں سے اس قدر
اتنی حسین بات ہے میرے حضوؐر کی

بے مثل و بے مثال ہیں ایّامِ زندگی
حُسنِ کمال رات ہے میرے حضوؐر کی

عاشق نہیں ہوں آپؐ کا خادم کہو مجھے
اتنی عظیم ذات ہے میرے حضوؐر کی

کرتا ہوں باتیں آپؐ کی تنویر پاک سے
کتنی حسین نعت ہے میرے حضورؐ کی

حسنؓ و حسینؓ فاطمہؓ شیرِ خدا علیؓ
یہ ہی تو کائنات ہے میرے حضورؐ کی

بادِ صبا نبیؐ سے میرا حال تو سنانا
کہنا میرے نبیؐ سے قدموں میں پھر بلانا

صحرائے زندگی میں بجھتا چراغ ہوں میں
بن جاؤں نہ زمیں پر حسرت بھرا فسانہ

پنچھی اگر میں ہوتا گنبد پہ رہتا اُنؐ کے
طیبہ کی سرزمیں سے چگتا میں دانہ دانہ

روشن جہاں ہوا ہے حُسنِ رسولؐ سے ہی
ذکرِ نبیؐ سے مہکے ہر دل کا آشیانہ

شہرِ رسولؐ کی تو عزت عزیز ہے پھر
چلتے ہیں سب مدینے گلیوں میں عاجزانہ

مقامِ بندگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانیں
ہماری زندگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانیں

شہِ کونین کے قدموں میں ہے تقدیر دُنیا کی
ہجومِ سادگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانیں

بساطِ زندگی کس واسطے رب نے بچھائی تھی
زوالِ زندگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانیں

بلائے جاتے ہیں مکے کبھی عرشِ معلیٰ پر
خدا کی تشنگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانے

محمدؐ مصطفیؐ کے ذکر سے دیکھو جہاں والو
فضا میں نغمگی کیا ہے خدا جانے نبیؐ جانیں

طبیبو فکر مت کرنا ذرا تم میری آہوں کی
مرے زخموں پہ رکھ دو خاک تم طیبہ کی راہوں کی

برہنہ پا جفائیں ہو کے آتی ہیں جو راہوں میں
مدینہ اتنا مُشفق ہے جگہ ملتی ہے بانہوں کی

دُعائیں جب مرے ہونٹوں سے ٹکرا کر نکلتی ہیں
رُلاتی ہے مجھے تو فرد پھر اپنے گناہوں کی

خدائے لم یزل کی کبریائی یاد کرتا ہوں
شبِ ظُلمت میں ہوتی ہے تمنا پھر پناہوں کی

حضورؐ پاک کے پرنُور چہرے کے وسیلے سے
بصارت اب بھی قائم ہے سلامت ان نگاہوں کی

نہ جانوں کس گھڑی سانسوں کی مالا ٹوٹ جائے گی
بُلا کر مجھ کو طیبہ میں رکھیں گے لاج آہوں کی

حُسنِ حضورؐ سے ہی چہروں پہ حُسن آیا
آنکھوں میں مصطفیٰؐ کا ہی نور ہے سمایا

خُلد بریں سے ظاہر یہ راز ہو گیا ہے
موجود تھے ازل سے آخر ظہور پایا

چشمِ فلک نے دیکھی صورت نبیؐ کی پہلے
پھر زندگی نے اُنؐ کی سیرت کا رُخ دکھایا

میرے نبیؐ کا مکھڑا اتنا حسین تر تھا
چوما تھا سعدیہؓ نے پھر سینے سے لگایا

دُنیا کے سب جرائد دیتے ہیں یہ گواہی
بس آپؐ کو خدا نے محبوبؐ ہے بنایا

اقصیٰ میں خود بلا کے سردارِ انبیاء کو
موجودگی میں سب کی پھر عرش پہ بلایا

ہے شانِ مصطفیٰؐ کا شاعر مجیدؔ ٹھہرا
لکھتا ہوں میں وہی جو رب نے مجھے لکھایا

غریبوں کا سہارا تو نبیؐ کا ہی گھرانہ ہے
لگا لیتے ہیں سینے سے نہیں جن کا ٹھکانہ ہے

تپی ہو آگ یا کربل کی تپتی ریت ہو لوگو
خدا سے اور احمدؐ سے محبت کا فسانہ ہے

براہیمؑ اور اصغرؓ تک عجب اِک داستاں ٹھہری
کہیں پہ جان بچتی ہے کہیں پہ جاں سے جانا ہے

نگاہیں وجد میں آتی ہیں دل مسرور ہوتا ہے
نبیؐ اقدس کے روضے پر ہمیں جانا ہے جانا ہے

دریچہ دل کا کھولوں تو نظر آئے مدینہ ہی
دُرود اب پڑھ کے آقاؐ پر ابھی دل کو سجانا ہے

مجیدؔ آئے جو اُنؐ کی یاد تو تم نعت پڑھ لینا
محبت کے قرینوں میں قرینہ آزمانا ہے

❁

اے زندگی حضورؐ کے قدموں میں جا بسو
گر چاہتی ہو زندگی طیبہ میں جا رہو

سانسیں وہاں پہ ہوتی ہیں تقسیم رات دن
مجھ کو بھی زیست مل گئی تم بھی یہی کہو

ہمسائیگی حضورؐ کی راس آئے گی تمہیں
ملنا ہے گر حضورؐ سے طیبہ میں جا ملو

تُو یادِ مصطفیؐ میں بھی مصروف تھی یہاں
اب ذکرِ مصطفیؐ ذرا طیبہ میں جا کرو

ملنا تو ہے سکوں تمہیں آقاؐ کے دیس میں
پھر نُورِ مصطفیٰؐ کے ہی انوار دیکھ لو

صلِ علیٰ کے اسمِ گرامی پہ تم مجیدؔ
جان اپنی بیچ ڈالو یہ دل اپنا بیچ دو

طیبہ سے اِک جہان لایا ہوں
جسم اور رُوح جان لایا ہوں

سانس لے کر فضائے طیبہ میں
خوشبوؤں کا جہان لایا ہوں

لُو مرا کیا بگاڑ سکتی ہے
سر پہ اِک سائبان لایا ہوں

چاند تکتا تھا مجھ کو طیبہ میں
ساتھ میں رازدان لایا ہوں

آباء کتنے حسین تھے اُنؐ کے
حُسن کی داستان لایا ہوں

خاک طیبہ کی ڈالے آنکھوں میں
رحمتوں کا نشان لایا ہوں

ہوں مدینے سے دور کیسے مجیدؔ
رہنے کو آستان لایا ہوں

❀

بن کے سائل مدینے میں آیا تھا میں
اُن کے قدموں میں دامن بچھایا تھا میں

رُوبرو جالیوں کے ہُوا جس گھڑی
دیکھ کر اُن کو پھر مسکرایا تھا میں

چشمِ رحمت مرے چہرے پر جو پڑی
نور دل میں نبیؐ کا بسایا تھا میں

جھک کے آنکھوں نے اُن کو کہا یا نبیؐ
ہر مصیبت سے خود کو بچایا تھا میں

جستجو تھی مدینے میں جاؤں گا میں
آہ و زاری سے خود کو بچایا تھا میں

میری آنکھوں سے آنسو جو گرنے لگے
کیا بتاؤں کہ کیا پھر کمایا تھا میں

اشک تھمتے نہ تھے آہ رُکتی نہ تھی
حالِ دل جب نبیؐ کو سنایا تھا میں

اہل طیبہ سے اتنی محبت ملی
حُبِ طیبہ میں خود کو بسایا تھا میں

نعت لکھنا مجیدؔ اب مقدر بنا
یہ مقدّر بنانے ہی آیا تھا میں

جو دل میں میرے آقاؐ کی محبت کو بساتے ہیں
کرم کی اِک نظر ہو تو مقدر جاگ جاتے ہیں

بلائیں اُن کے سائے سے ہمیشہ دُور رہتی ہیں
جو مرکز اپنی سوچوں کا مدینے کو بناتے ہیں

بُریدا شاخ کی صورت گریں جو خاکِ طیبہ پر
مٹا کر اپنی ہستی کو نئی ہستی وہ پاتے ہیں

اُنہی کے نُور سے روشن ہیں سورج، چاندتارے بھی
تبسُم اتنا پیارا ہے اندھیرے بھاگ جاتے ہیں

مجیدؔ اُن لوگوں کو ہی میرا مولا پیار کرتا ہے
نبیؐ اقدس کے قدموں میں جو اپنا سر جھکاتے ہیں

جنّت سے بھی حسین ہے طیبہ کی ہر گلی
خوشبو بھی بے مثال ہے ہو پھول یا کلی

حُبِ رسولِؐ پاک سے آسانیاں ملیں
صدقے رسولِ پاک کے مشکل بھی ہر ٹلی

ذکرِ رسولؐ پاک سے غُنچے بھی کِھل اُٹھیں
راحت سی اس ہوا میں ہے طیبہ میں جو چلی

حرمت رسولِؐ پاک کی ہے جان سے عزیز
مر جاؤں اُن کے نام پہ تو موت ہے بھلی

مل جائے گر حضوؐر کے قدموں میں کچھ جگہ
ٹھکراؤں اس کے بدلے میں جنت جو ہے ملی

لگتا ہے اس دیار میں سورج نہ ڈوبے گا
طیبہ کے ہر مقام پہ جب شام تھی ڈھلی

بلدِ امیں کے باسیوں کو دیکھ کر مجیدؔ
قسمت بھلی لگی ہے مجھے قسمت لگی بھلی

راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں دن جیسے خواب میں
میں کاش اُڑ کے جاؤں نبیؐ کی جناب میں

منسوب ہوں میں کشت سے ہے جاں حباب میں
یہ زندگی مری ہے بھلا کس حساب میں

موقوف ہو گیا ہے مری سانسوں کا نگر
منسوب ہے حضوؐر سے پر ہے حجاب میں

آنکھیں میری تو خاکِ مدینہ پہ رہ گئیں
دل دور جا بسا ہے کسی ماہتاب میں

سینے پہ جبلِ نور کے روشن جو چاند ہے
اُس چاند سے گئی ہے ضیاء آفتاب میں

ننھے سے تھے حضوؐر تو کتنے جمیل تھے
کیا خوب رو رسولؐ تھے عہدِ شباب میں

قرآن کہہ رہا ہے کہ روشن چراغ ہیں
ہم ڈھونڈتے ہیں نور رسالت مآب میں

عرشِ بریں پہ آئے تو معراج مل گئی
ملجا و ماویٰ مل گئے غم کے سحاب میں

پلکوں کی جھونپڑی میں بھی دل کا غبار تھا
رنج و الم سے غم سے سجا شہرِ یار تھا

سر بارگاہِ حُسن میں ایسے خمیدہ تھے
دامن بھی عِصمتوں کا ہوا تار تار تھا

تاریکیوں سے زیست کا چہرہ تھا بدنما
غمگین تھی فضا تو سماں اشکبار تھا

آئے مرے حضورؐ تو روشن ہوئے جہاں
تھی نغمگی ہوا میں جہاں مشکبار تھا

رُخصت ہوا زمین سے نخوت کا عکس بھی
آمد پہ مصطفیٰ ﷺ کی سماں مشکبار تھا

نظریں تری حضورؐ کے صدقے ہیں ضوفشاں
ماضی ترا نحیف تھا پھر داغ دار تھا

اُٹھتا ترا خمیر جو خاکِ مدینہ سے
دل کو مجیدؔ پھر ترے آنا قرار تھا

جب چلا دشت کو والی تو زمیں کانپی تھی
جب سنی بات نرالی تو زمیں کانپی تھی

طیبہ کے پھول زمیں پر جو گرے دیکھے تھے
آقاؐ کے باغ کے مالی تو زمیں کانپی تھی

اپنی آنکھوں سے تڑپتے ہوئے دیکھے لاشے
مولاؑ پھر زین سنبھالی تو زمیں کانپی تھی

خاکِ کربل پہ گرا خون شہیدوں کا تو
عرش پہ پھیلی تھی لالی تو زمیں کانپی تھی

شیرِ یزداں کے گھرانے کو نظر ایسی لگی
گھر ہوا سارا ہی خالی تو زمیں کانپی تھی

ایسے مقتل کی طرف کون بھلا جاتا ہے
پھیلی جب چرخ پہ لالی تو زمیں کانپی تھی

خاکِ کربل پہ گرے خون نے پوچھا ربّ سے
بن کے اِک عام سوالی تو زمیں کانپی تھی

ہمارے حسینؑ ہیں

قلب ونظر کے جاں کے سہارے حسینؓ ہیں
کیا ڈوبنے کا غم کہ کنارے حسینؓ ہیں

روشن جہاں ہوا ہے یہ آقاؐ کے نُور سے
خیرؐ البشر کی آنکھوں کے تارے حسینؓ ہیں

باغِ رسولؐ کے تو ہیں سب پھول خوشنما
آقاؐ یہ کہہ رہے ہیں دُلارے حسینؓ ہیں

دُکھ میں نبیؐ کے لعل کے اے اہلِ غم سنو!
میرے بھی ہیں وہی جو تمہارے حسینؓ ہیں

ہاں ذکر محمدؐ میرا عنوان ہوا ہے
جاں میری فدا دل بھی یہ قربان ہوا ہے

دیکھ آیا ہوں میں جب سے مدینے کے نظارے
تب ہی سے تو جینا مرا آسان ہوا ہے

تھی میری تمنا کہ لکھوں نعت نبیؐ کی
اب جا کے کہیں پورا یہ ارمان ہوا ہے

لے جاؤں گا دربارِ رسالت میں اُٹھا کر
محفوظ جو نعتوں کا یہ سامان ہوا ہے

لیتی ہے پناہوں میں مدینے کی محبت
کہتے ہیں مدینے کا جو مہمان ہوا ہے

کرتا ہے بہت ناز مدینے پہ جو مجیدؔ
یہ اس پہ مدینے کا ہی احسان ہوا ہے

قرآں بتا رہا ہے جو اطوارِ مصطفیٰؐ
آنکھوں میں آ رہے ہیں وہ انوارِ مصطفیٰؐ

مقصودِ کائنات ہیں اور عیسیٰؑ کی نوید
کرتے ہیں برملا سبھی اظہارِ مصطفیٰؐ

اوصاف لکھ رہے ہیں جو سیرت نگار بھی
بے مثل و بے مثال ہیں انصارِ مصطفیٰؐ

پڑتی نہیں ہے دُھوپ غموں کی کسی طرح
کرتے ہیں سایہ مُجھ پہ مرے پیارے مصطفیٰؐ

ہو زندگی مجیدؔ جو تاریک اس قدر
بنتے ہیں ضوفشاں سبھی افکارِ مصطفیٰؐ

محمدؐ کی غلامی پہ مرا دل ناز کرتا ہے
کروں جو بات طیبہ کی تو پہلو میں دھڑکتا ہے

سمٹ آتی ہیں خوشیاں بن کے آنسو میری آنکھوں میں
جو منظر شہرِ اقدس کا مرے دل میں اُبھرتا ہے

وظیفہ ہے مرا ہر دم پکاروں یارسولؐ اللہ
مرے ہونٹوں کو یہ جملہ سحر سے شام ملتا ہے

بکھر جاؤں میں بن کے خاک آقاؐ کے مدینے میں
میں دیکھوں گنبدِ خضریٰ مرا دل آہیں بھرتا ہے

مدینے کے نظاروں کو ترستی ہیں مری آنکھیں
پرندہ بن کے دل میرا مدینے جا کے اُڑتا ہے

رُلاتی ہے مجھے تیرہ شبی میرے گناہوں کی
سیاہی سے گناہوں کی مرا دامن بھی ڈرتا ہے

امر ہو جائے یہ ہستی مدینے کی پناہوں میں
جو نکلیں سانسیں طیبہ میں بھلا پھر کون مرتا ہے

مجیدؔ اپنی تو سانسوں میں سمیٹے نکہتِ طیبہ
مدینے کی محبت سے ہی دامن اُس کا بھرتا ہے

جو عشقِ محمدؐ میں گرفتار ہوا ہے
کہتے ہیں کہ جنت کا وہ حقدار ہوا ہے

جو خاکِ مدینہ کا طلبگار ہوا ہے
دراصل مدینے سے اُسے پیار ہوا ہے

آقاؐ کے تکلّم سے تبسّم سے جہاں میں
ظلمت کدہ بھی مطلعِ انوار ہوا ہے

سرکارؐ بتاتے ہیں فقط اُنؐ کے لیے ہی
دنیا کے جہانوں کا یہ اظہار ہوا ہے

سائل تو بتا جا کے کبھی اُنؐ کی گلی میں
کاشانۂ اقدس سے بھی انکار ہوا ہے

آتی ہے صدا کوچۂ جاناں سے وفا کی
آیا جو مدینے میں ثمربار ہوا ہے

آئے گا بلاوا تجھے طیبہ سے مجیدؔ اب
دل تیرا محبت میں جو گلزار ہوا ہے

بہت خوبصورت نبیؐ کا حرم
خدا شہر ایسے بناتا ہے کم

مدینے کی جانب نظر رہتی ہے
عرب میں رہے یا بسے وہ عجم

ہے صدقہ نبیؐ کے نواسوں کا یہ
پھٹکتے نہیں پاس رنج و الم

شفاعت کریں گے سرِ حشر وہ
ہاں شاہِؐ مدینہ ہاں شاہِ اُمم

نصیب آزمانا ہے گر زیست میں
مدینے کی چاہت کا رکھو بھرم

لِکھے جا رہا ہوں میں نعت نبیؐ
مدینے کے والی کا ہے یہ کرم

یہی راستہ اپنا منزل یہی
مجیدؔ اُن کے در سے کہاں جائیں ہم